



کا آذار

پریشان حال لوگ چنان آس نظر آتی ہے وہاں بھاگتے ہیں۔

متن: انجم نعیم
تصاویر: جاوید عالم

امریکی اور ہندوستانی ڈاکٹر اور سائنسدان دنیا کی تیسرا نہایت ہلاکت خیز بیماری کے شکار مریضوں کے لئے ایک سستی دوا فراہم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔



بھار کی راجہ حاٹی پڑتے سے تحصیل شہر حاٹی پورے سے تقریباً گلو میز رہی پر واقع جمال پور موسیٰ بی کاؤں کی حالت ایک ایسے افت زدہ جزو رہ کی مانند نظر آتی ہے پچھا تی تکھی ہے۔ پڑوں کے گاؤں کی گیتا ویوی جو اپنے شوہر اور جہاں آس پڑوں کے لوگ بھی جانے سے فراستے ہیں۔ سی میر مالگی کا رکن سدھیر کردار ایک لامی کے ساتھ گاؤں کے لوگوں کے طبق حاٹی پورے کے بعد اکم سنکارش مددکرتی رہتی ہیں کہیں کہ ”سی میر مالگی کی یوری دوستی ایک، اکن ایک بہنوئی“ کے علاالت سے آئیں جانے کی کوشش کر رہا ہے اور ان کے دو

اوہر: سن نیمر مانچھ کے بھوئی
میں جان لیوا کالا ازار کی علامات
پاش جائیں ہیں۔
اوہر دلکش: جانشیر رام اور اس کے
بیمار بھی پنکو لوڈ بھلو۔
باٹیں: حاجی پور اسٹھن کے بڑے
جھوم کالازار و اڑپیں تکر مند
والدین اور ان کے بیمار بھو۔

وکتوریا ہیل سان فرانسیسکو بکیان فورنیامون لیبارٹری آف
دی انسٹی ٹیوٹ برائٹ ون ورلڈ ہیلتھ مینی یہ ادارہ کالا آزار
کی دو اپر تجربات کر رہا ہے۔

کراچی میں اور جنوبی وادیوں کی حصولیابی کی وجہ سے کمل علاج
نہیں کر سکتے اور جان سے جاتے ہیں۔ اُنکر خاکر کہتے ہیں کہ
”زیادہ موسم ان لوگوں کی ہوتی ہیں جنہیں یا تو برفتگی وادیوں
نہیں مل پاتیں یا جو ان جنوبی وادیوں کا حصول نہیں کر سکتے ہیں۔“

سیندھ قلائی پنچھروں کے کائنے سے بھلے والا مرش کالا آزار
(visceral Leishmaniasis) ابیرن سخت کے نزدیک ایک
لکی بیماری ہے جس پر بھی سمجھی گئی توجہ ہی نہیں دی گئی۔ یہ
مرش ہر سال پانچ لاکھ سے زائد لوگوں کو اپنا لفڑا کارہتا ہے جس میں
تقریباً دو لاکھ لوگ مارے جاتے ہیں اور ان میں ۹۰ فیصد لوگ
ہندوستان کے ہوتے ہیں۔ اس لفڑا سے یہ خطرناک مرش بلاکت

خیزی میں امریش قلب اور کنسر کے بعد تیرے نہر پر ہے۔ لیکن
چونکہ یہ مرش ہندوستان نیپال بلکہ دشمن سوڈان اور برلن میں
ترقی پذیر طکلوں کے اچانکی پسماں وہ بھی طاقوں میں مرکوز ہے اس
لئے اس کے معاملوں کے سطح میں وہ اقدامات ہی نہیں اٹھائے گے
جس کا یہ متصاہی تھا۔ اور یہ صورت حال صرف کالا آزار کی ہی نہیں
ہے بلکہ وہ تمام ٹوپیاں ٹیاریاں جن سے عام طور پر پسماں وہ لوگ
محتاج ہوتے ہیں کے سطح میں وہ یہ بالوں کرنے کے ورلڈ ہیلتھ
اگرگاہر نیشن کے مطابق ۱۹۷۵ سے ۱۹۹۹ تک تقریباً ۱۳۰۰۰

نبیجہ: راجندر میموول دیسیرج انسٹی چیووٹ اف میڈیکل
سائنسز ہنسنہ میں کالا آزار کے علاج کے لئے داخل
مربعون میں ایک
نبیجہ دلیں۔ اُنکر ہر دبip داس یہ کہتے ہوئے کالا آزار کے
خلاف ایک موثر اور قابل استطاعت دوا موجود ہے لیکن
اس کی حوصلیابی کو اسان بنایا جائے۔



نہیں ہے۔ ”سرکاری اپٹال کیوں نہیں جاتے؟ جہاں منت علاج
ہوتا ہے؟“ ایک ایسی کہتے ہیں۔ بہت بڑی حالت ہے ان اپٹالوں
میں بھی۔ سرکاری اپٹال میں چائے لے کر اٹھر پر ایکٹھا اُنکر کے
بیساں لے جانے کا یہ کھڑک ہو دیتے ہیں کہاں اپٹال میں توہیں
مرکریں لٹکو گے۔ پر یہاں لوگ جہاں آس نظر آتی ہے وہاں بھاگتے
ہیں۔ سب لوگ اپٹال بکھتی ہیں کہیں نہیں سکتے۔“

کالا آزار کے مشہور معانع اور سابق مرکزی وزیر سخت دا کلری
لیٹی خاکر کہتے ہیں کہ یہ صورت حال صرف جمال پر ہوسہری کی
نہیں ہے بلکہ بہار کے ۱۳۲۸ اخلاق میں سے اخلاق اور
بالخصوص حادثی پورے نیپال کی ترائی نیک کالا آزار نے ایک بار پھر
ایک بیت کی بلکل اختیار کر لی ہے اور اس وقت لاکھوں لوگ اس کے
فکار ہیں۔ جو سرکاری یا غیر سرکاری اسلاخ و شہزاد اپٹال میں رچہر
ہونے کی وجہ سے موجود ہیں ان کی تعداد ۳۵ ہزار سے اوپر جاتی
ہے جبکہ ان لوگوں کا کوئی ثابتی نہیں جو پرائیوٹ طور پر علاج

ایک بھائجا ایک بھائی ایک بھائی ایک بھائی اور دو بھیجاں کالا
آزار کا نواسہ بن پکے ہیں اور یہ بھائیوں پہنچ بھائیوں پاٹیں۔
کس کا کس کا علاج کرائے کوئی۔ صرف اس سال اس گاؤں میں
۲۰ لوگ مر پکے ہیں اور ۵۰ سے زیادہ لوگ بیمار ہیں۔ ”جاندھر
رام کی بھی بھی کہلی ہے بھیوی کا بہت علاج کر لیا ہے پیٹی نہیں اور اب
وہ بھائیوں کو ہر روز مررتا ہوا دیکھ رہا ہے لیکن لاچاری کے سوا اس کے
پاس کچھ نہیں بچا ہے۔“ جو کچھ تھا بھی کی بیماری میں لگادیا ہو گئی
پیٹی نہیں۔ اب کیا ہے جوان بھائیوں کے لئے داؤں پر لگاؤں اور پھر
کیا گاڑی کیسے بھی جائیں گے۔ ”جاندھر رام ایک ہی سانس
میں اپنی ساری بیٹھا ٹھا گیا تھاں اس کی آب دار لگا ہیں چار بیٹیاں یہ
پڑے اپنے میں بھتوکار اور بھی پنکو پر بھی ہوئی تھیں۔ جاندھر رام
کلے بازار میں ملے والی بھی دو اپٹال Fungizone کی دو دو اپٹال
دو لوگوں پہنچ گوئلا چکا ہے لیکن کوئی دس والیں کمل دینے کا ہے اور
اس کے لئے چھ بڑا رکم مہیا کرنا اب جاندھر رام کے لئے ممکن



ادویات بازار میں پیش کی جائیں جس میں نہ ہو گل امرار کے لئے
بازار میں پیش کی جانے والی دو ایسے صرف ۲۳ حصے۔

سادہ فرائیں کوں تکمیل نہیں چل رہا ہے کہ اُنکریز ڈاکٹر پر دیپ پاس
لیوت آف ون ولڈ بیچتھ کی اُنکریز برائے کیدکھیش اینڈ آؤٹ
ریچی ٹھیک کروں ہجڑھر پا انداز میں کہتی تھیں "اگر بچہ کوں مخصوص
کے مطابق ہوا تو ہی وہ ماسن ہبٹ چلد ۱۰ اور (پورے گورس کا
خراج) میں دستیاب ہو گا۔ تھک اس خرچ کا ہمیں وال حصہ جو اس
وقت بھار میں بیماری میں خرچ ہو رہا ہے۔"
 واضح ہو کر اُنیٰ نیوٹ کی شریک ہانی صدر ڈاکٹر ٹونر پیٹل
نے ۳۰۰۰ میں بھار کا دوڑ کیا تھا اور اس کے بعد تو یقین ان کے
آجھوں نے خود کو کالا آزار کے لئے واقف کر دیا۔ وہ کہتی ہیں
کہ "جب تک ہم نے کالا آزار میں دیکھا تھا، میں اس وقت تک
معلوم نہیں تھا کہ واقعی بے چارگی اور بے پناہی کیا ہوتی ہے۔" وہی
اُنیٰ نیوٹ آف ون ولڈ بیچتھ اٹھیں کوں سل فارمیٹی یکل بریرج
کلا آزار ناسک فورس کے سربراہ ٹالکر میں ہیں لہاکر ایک
بیسال بھی کا معالکہ کرتے ہوئے۔



(آلی ہی ایم آر) کے ساتھ حل کر اس پر دیکٹ پر کام کر رہی ہے اور اس دوا کے کلینیکل ریسک کے لئے مل ایڈنٹ ملٹی ایکس فاؤنڈیشن نے قدر فراہم کیا ہے۔ حیدر آباد میں قائم دو اپنے والی کمپنی گریٹ فارم لائٹنیڈ جوون ورلڈ لائٹنے اور دوسرا سے شریک کاروں کے ساتھ حل کر اس دوا کی تیاری میں مصروف ہے، کوئی ذرگ کنٹرول جرزل اٹھایا (ڈی ایچ آئی) نے ہی وہ مائن ایجکشن کو کالا آزار کے علاج کے لئے مخصوصی عطا کی ہے۔ اور گریٹ فارم نے اس دوا کے علاج سے کافی بہتری کی ہے۔ اور جانشہنے سے کہے چاہا لے کر جائے۔

کے طور پر کام کریں گے اور بقول تھی "پوری کوشش ہو کی کہ اس علاج کے مکمل کو رس کی قیمت ۱۰ لاکھ سے زیادہ نہ ہوئے۔"
سرکاری حقیقی ادارہ راجہمندرا نئی نیٹ ڈیجیٹل جماعتی وسائل
اس پتے پر لکھیں: editorspan@state.gov

۱۹۹۲-۱۹۹۱ میں ایک بار بھروسہ باتی ٹھل کے طور پر کالا آزار نے اپنے بازو دیکھ لائے اور مریضوں کی تعداد بڑھ کر ۳۰ ہائی لاکھ تھی۔ مرتبہ والوں کی تعداد وہی ہزار سوکم لگتی تھی۔ اور ڈاکٹر شاکر کے بقول ”اس وقت ایسا لگتا ہے کہ ۷۷-۶۷ والی کیفیت سامنے آتے والی ہے۔“ حالات کی نزاکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اس مرچہ ریاستی سرکار نے بھی ڈاکٹر شاکر کی سرکردگی میں ایک کالا آزار ناسک قورس کی تحلیل کی ہے جو محرب اور سستی دو ایجنس فراہم کرنے کے طواہ ان حالات میں بھی تبدیلی لانے کے انتظامات کرے گی جس سے یہندی قلائلی پھروسہوں کے حلبوں سے تمددا آزمایا جائے۔ ڈاکٹر شاکر کہتے ہیں کہ ”اس وقت ایجنسی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس کچھ محرب دو ایجنس موجود ہیں۔ Amphotericin-B تھوڑی مہلکی ہونے کے باوجود کارگردانیہے اور اس کا سائز ۱۵۰ میکٹ بھی ہیں اور اس کی طرح نہیں ہے۔ امریکہ کی فارما سینٹیکل کمپنی ون ورلڈ یونیورسٹی نے ایجنسی اپنی دو ماڈل پیش کی ہے جو گلینکل فرماں کے فیس فور سے گذر رہی ہے اور اس کے مقابلے بہت اچھے ہیں اور شاید سب سے سستی دو ایجنسی ہوگی۔“ کالا آزار پر حقائق کے لئے پیش میں قائم راجحہ م سوریل رسروچ انسٹی ٹھٹ آف مینڈنیکل سائنسز کے ڈاکٹر ڈیپ راس کا آٹھیاں ہے کہ ”اگر کمپنی کے اعلان کے مطابق یہ دو ایجنسیں کا پورا کورس واقعی وہی اڑائیں دستیاب ہونے لگا تو بھروسہ کالا آزار کے اعلان میں ایک انتہائی تبدیلی آنے بھیسی بات ہوگی۔“